قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رواہ ابن ماجہ

ہفت روزہ
سوادِ اعظم
لاہور

مدیر مسئول
حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (اکاکاخیل)
مقام اشاعت
نعیمی دواخانہ۔ لال کھوہ موچی گیٹ۔ لاہور

بالطاف کرم
اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں صاحب [illegible]
بیاد گار
صدر الافاضل [illegible] مولانا [illegible] سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی
بالطاف عالیہ
تاج العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی [illegible]
[illegible]

سالانہ چندہ [illegible] | ششماہی [illegible] | فی پرچہ [illegible] | ۱۲ پیسے

جلد ۶ | ۲۹- ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | جمعۃ المبارک | ۲۴- ماہ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۴۹

کلمہ طیبہ کلامِ ربانی ہے یا کلامِ رسول؟

سوال و جواب

سوال:- کلمہ طیبہ کلام ربانی ہے یا کلام رسول؟ اور اس کی شان نزول کیا ہے؟ جو کلمہ ہی کلمہ شریف تمام انبیاء علیہم السلام کے زمانہ نبوت میں مختلف زبانوں میں جاری رہا ہے اور یہ کلمہ توحید اور دیگر کلموں کے ناموں کے ساتھ موسوم ہونے اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب:- کلمہ طیبہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے قرآن کریم میں دو جگہ ہے ایک سورہ صافات میں ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ | اور جب ان سے کہا جاتا ہے لا الٰہ الا اللہ تو وہ تکبر کرتے ہیں۔

یہ آیہ کریمہ اس جگہ اس لیے نازل فرمائی کہ جب کفار دیکھے ہوئے اور ان کے ہر کام کے والے سب دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور تابعین اور متبوعین میں جھگڑا ہوگا اور ایک دوسرے پر الزام رکھے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کے اس احوال کی خبر دے کر ارشاد فرما رہا ہے کہ یہ سب دوزخ میں شریک ہیں کیونکہ یہ سب دنیا میں کلمہ توحید کا انکار کرتے تھے اور جو کلمہ توحید کا منکر ہو وہ مستوجب جہنم ہے خواہ تابع ہو یا متبوع۔

اور دوسری جگہ سورہ محمد میں ہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ | جان رکھو کہ نہیں ہے کوئی اللہ کے سوا کوئی معبود

اس آیہ کریمہ کا اس جگہ شان نزول یہ ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ قیامت کو پوچھتے ہیں حالانکہ اس کی علامتیں موجود ہو گئیں اور جب آ جائے گی تو ان لوگوں سے کوئی کام توبہ اور اعمال صالحہ کا نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا تم اس پر جان لو یعنی اس بات پر ثابت اور قائم رہو کہ اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تاکہ یہ توحید الٰہی قیامت میں نفع بخشے۔ چونکہ یہ کلمہ خاص توحید الٰہی پر دلالت کرتا ہے اس واسطے اس کلمہ کا نام توحید رکھا گیا اور دیگر کلموں میں کیونکہ توحید کے علاوہ تمجید و تقدیس وغیرہ بھی ہوتی ہے پس ان کو ان ناموں کے ساتھ موسوم کیا۔

اسلام میں کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو محمد رسول اللہ ہے۔

یہ سورۃ فتح کے آخری رکوع میں ہے۔

اب وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ سوادی کلمہ کا دونوں جزو کلام الٰہی ہے۔ جو قطعی، یقینی اور حتمی ہے اور ہر ایک خبر یعنی بالاتفاق ایمان لانا فرض اور اس پر یقین و اعتقاد رکھنا موجب نجات و فلاح آخرت ہے اور دونوں جزو یا اس کے کسی ایک جزو کا انکار یا تردد و شبہ موجب کفر و خسرہ آخرت ہے۔ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلام الٰہی اور وحی ربانی ہے۔ یہ کلمہ توحید ہے اور کلمہ [illegible]

از منظور قاسم

نعت شریف

خدایا واسطہ شاہِ ہدیٰ کا | دکھا روضہ محمد مصطفےٰ کا
کوئی جانے کیا شانِ مدینہ | کھنچا ہے ہو بہو جنت کا نقشہ
قصیدہ گو ازل سے علیین ہے | تمامی انبیاء کے پیشوا کا
محمد کی اطاعت جس نے کی ہے | حقیقت میں وہ ہے بندہ خدا کا
کوئی ثانی نہیں ان کا جہاں میں | نہیں سایہ حبیبِ کبریا کا
ثنائے مصطفےٰ حمدِ خدا ہے | خدا بھی ہے ثنا خوان مصطفےٰ کا

تمنا ہے فقط یہ میری قاسم
رہے ہر دم تصور مصطفےٰ کا

نکتہ چیں

خوب میں عیب ڈھونڈنا ہے بُرا | سانپ گودی میں پالنا ہے بُرا
دوستو امت کی بات کریں | اور پھر نکتہ چینوں کے ساتھ
ڈال کر عیب نیکوکاری میں | گویا تصویر نقش ماری میں
خواہ مخواہ اپنی عیب جوئی سے | اور بُرم دروغ گوئی سے
کر کے ضائع شعارِ الفت کو | دیل و دل کے حسنِ فطرت کو
کاروبارِ حیات میں جبکہ | زندگی کی صفات میں جبکہ

بات سنتا ہے اور نہ کہتا ہے
نکتہ چیں، نکتہ چیں ہی رہتا ہے

اسلام کے درمیان فرق ہے اس کا مصدق و معترف مسلمان با ایمان جنتی اہل بہشت اور اس کا منکر کافر مشرک ہے ایمان دوزخی ہے یہ ہے زبان سے قرار کرنا موجب حکم ہے کہ یہ بندہ اہل اسلام سے ہے اور اس کا منکر ابدی کفر و شرک و ضلالت ہے، تصدیق قلبی باطن کو منور کرتی ہے اور [illegible]

ڈیرہ [illegible]

ڈیرہ کش:- سید منور علی شاہ صاحب (امریکہ) پیشکش:- محمد احمد ترازی

از فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز رضوی قادری

رضویوں کا وکیل؟

تاجدار اہلسنت استاذ العلماء سلطان العلوم حضرت صدر الافاضل قدس سرہٗ

سرگذشت مدعی را از نظیری بشنوید
مذہب عشق [illegible] انصاف دہید

آہ مجھے میرے رفیق و مخدوم علامہ غلام معین الدین صاحب نعیمی نے مجبور کیا کہ میں بھی حضرت صدر الافاضل قدس سرہ العزیز پر کچھ لکھوں۔ اس لئے الامر فوق الادب سمجھ کر کچھ حاضر کرنے کے لئے بیٹھ گیا ہوں۔ دماغ پر حاضری ذہنی پریشان، آلام و افکار [illegible] اور فقدان کا احساس [illegible] ایسی وجوہ ہیں کہ کچھ کر سکتا ہوں۔

تاہم اس مقصد کے لئے مذہب کا یہ شعر عنوان کلام بنایا اور مقصود صرف یہ ہے کہ حضرت صدر الافاضل قدس سرہ کی یہ خصوصیت کہ امام اہل سنت مجدد اعظم اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی بارگاہ وقیع بارگاہ سے "وکالت مطلقہ" جیسی ترقی پر حضرت تاجدار اہل سنت فائز رہی، اس سے یہ اندازہ لگانا آسان اور درست ہوگا کہ حضرت صدر الافاضل کا پایہ کیا تھا، فرقِ باطلہ اور معاندین سے گفتگو و مناظرات میں سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ نے اپنا حضرت صدر الافاضل کو اپنا وکیل خاص بنایا۔ چنانچہ اسی خصوصیت کی بنا پر خود سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ نے ذیل جواب میں ارشاد فرمایا۔

میرے نعیم الدین کو نعمت
[illegible] [illegible]

سیدنا اعلیٰحضرت مجدد اعظم رضی اللہ عنہ نے جس جذبے سے اپنے حضرت تاجدار اہل سنت قدس سرہ کا ذکر کیا، ان کے درمیان جو الفت و یگانگت اور کامل اعتماد کا شاہد عادل ہے۔

علاوہ ازیں کوئی وقت جب صدر الافاضل کا سوال پیش ہوا تو اس کا جواب اہل سنت کی وکالت کا فرض جس نے ایسے نازک معاملہ کو نہایت خوش اسلوبی سے طے کرایا اور ۱۳۳۲ھ میں "جماعت رضائے مصطفیٰ" کے جلسے جو مختلف مقامات میں حضرت مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب قبلہ اور حضرت حجۃ الاسلام شیخ الاسلام مولانا الحاج شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز الکریم الغالب اس مجلس کی صدارت حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش سے ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰحضرت مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کے کارہائے تجدید کی ترویج و اشاعت جس قدر حضرت سلطان العلوم قدس سرہ نے فرمائی وہ اہل سنت مجدد دین و ملت کی ترویج و اشاعت میں جو حصہ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کا رہا ہے وہ آپ کی تحریرات و تصنیفات سے ظاہر ہے جس ذوق و شوق سے روایت بیان کی ہے کہ بارہا حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میرے مجدد اعظم سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے آستانہ قدس سے عقیدت میں یہاں تک ہے کہ سیدنا اعلیٰحضرت کو دیکھ کر رحمت عالم اعظم پر ایمان تازہ ہوتا ہے کہ آپ نے جس پاک دل سے روشنی فرمائی"۔

یہ نہایت درجہ آبدیدہ ہو کر ارشاد فرماتے۔

تحقیقات سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ پر سیدنا صدر الافاضل رضی اللہ عنہ کو جو اعتماد و وثوق تھا کہ ارشاد فرماتے ہیں:

"ایک بار سیدنا مجدد اعظم اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قد مجھے علامہ ابن عابدین سے حاصل ہوئی تو ہم نے اس سے تصحیح پر عمل کیا اس لئے کہ ہماری نگاہ میں سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ کی تحقیقات عالیہ علامہ شامی کی تحقیقات سے عالی و بلند تر ہیں"۔

حضرت سلطان العلوم قدس سرہ سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ کے ان ممتاز خلفاء میں تھے جنہیں سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کے مزاج عالی میں بڑا دخل تھا۔ اور سیدنا مجدد اعظم

رضی اللہ عنہ ان کے مشوروں کو قبول بھی فرماتے اور اظہار مسرت و شادمانی فرماتے۔

"الطاری الداری" کی تصنیف پر سیدنا حضرت صدر الافاضل قدس سرہ کو یکجا کیا، اور حضرت نے اس میں سے کچھ مضمون کے بارے میں درخواست کی کہ وہ نکال دیا جائے، سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ نے اس کو فوراً سے کاٹ دیا، اور حضرت صدر الافاضل قدس سرہ سے یہی فرمایا کہ یوں ہی ترمیم پیش کی۔

غرض یہ کہ چاہے اگر حضرت سلطان العلوم قدس سرہ کو رضویوں کا وکیل کہا جائے تو کوئی مبالغہ و حرج نہیں۔ بلکہ در حقیقت سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کی کرم نوازیاں اس قدر حضرت سلطان العلوم پر تھیں کہ حضرت فرماتے ہیں کہ میں بارہا بستر بریلی شریف کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا، سیدنا مجدد اعظم قدس سرہ میں ہر روز شنبہ و ہر پنجشنبہ کو بریلی آتا اور زیارت امام اہل سنت سے مستفیض ہو کر مراد آباد واپسی حضرت صدر الافاضل رضی اللہ عنہ کے خصوصی شاغل میں تھا۔

سیدنا مجدد اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت و عقیدت کا یہ عالم تھا کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ سے اجازت کے بغیر کوئی سفر نہ فرمایا۔ تاجدار سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہ سے والہانہ محبت و تعلق تھا۔ جس میں بیشتر حصہ حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ الاقدس کا ہے حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ سے دوستانہ تعلقات و مراسم درجہ کمال تک تھے اس لئے سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کے وصال شریف کے بعد جب بریلی شریف آئے حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ کے مہمان ہوئے۔

حضرت قدس سرہ ایک واقعہ اپنے ابتدائی زمانہ کا بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اور حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ آستانہ عالیہ پر حاضر تھے سیدنا امام اہل سنت بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے اور ہم دونوں "سلطان الاذکار" کے بارے میں کچھ باہم مذاکرہ کر رہے تھے کہ سیدنا امام اہل سنت بالاخانہ سے نیچے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا جاؤ اور بستر پر آرام کرو ہم نے حکم کی تعمیل کی اللہ گواہ ہے کہ جیسے ہی سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ کے بستر شریف پر لیٹا، قلب "سلطان الاذکار" کے لئے ذاکر ہوگیا۔

اس واقعہ پر ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ اعلیٰحضرت کا کیا مقام تھا۔ بستر پر لیٹنے میں یہ اثر تھا ایسا اثر ہم نے کہیں دیکھا۔

سیدنا صدر الافاضل قدس سرہ کی شخصیت دنیائے اہل سنت کے لئے "مینارۂ نور" کا درجہ رکھتی ہے۔

گلہائے عقیدت

از جناب [illegible] صاحب [illegible] حضرت مولانا غلام رسول صاحب [illegible]

[illegible] سکتا ہوں کیسے صدر الافاضل ہیں — تباس [illegible] سے اونچا صدر الافاضل ہیں
روائے [illegible] صدر الافاضل ہیں — [illegible] صدر الافاضل ہیں
جمال [illegible] صدر الافاضل ہیں — [illegible] صدر الافاضل ہیں
جلالی نفیس سے ان کے ہے مرتبہ ایسا — [illegible] صدر الافاضل ہیں
[illegible] کے لئے پیام [illegible] — [illegible] کے حق میں پیغام فنا صدر الافاضل ہیں
سراپا نعت حق ہے نعیم الدین کی ہستی — سراسر لطف و انعام خدا صدر الافاضل ہیں
مراد آباد مرکز ہے مراد اہل سنت کا — مراد اہل سنت بر ملا صدر الافاضل ہیں
جھک سکتا نہیں منزل سے ہرگز قافلہ اپنا — ہمارے قافلے کے رہنما صدر الافاضل ہیں
دل ہر عالم و عارف نے پائی روشنی ان سے — چراغ علم و عرفاں کی ضیا صدر الافاضل ہیں
وہ [illegible] اعلیٰحضرت [illegible] — اسی کی لے بہار جانفزا صدر الافاضل ہیں
[illegible] ہو گئے جن کی — [illegible] کے لئے [illegible] صدر الافاضل ہیں
[illegible] — سراسر چشمہ لطف و عطا صدر الافاضل ہیں
کھلیں کلیاں دلوں کی روح کے غنچے چٹک [illegible] — [illegible] صدر الافاضل ہیں
گلستاں [illegible] نغمہ [illegible] — شریک نغمہ [illegible] صدر الافاضل ہیں
[illegible] کا عالم ہے طاری اہل محفل پر — کچھ اس انداز سے نغمہ سرا صدر الافاضل ہیں

کہاں ممکن کہ ہم سے مدح آن کی ہو سکے افضل
نہیں جو کچھ بھی ہم [illegible] سوا صدر الافاضل ہیں

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت

گذشتہ سے پیوستہ

حکایت ایک بڑھیا کا بیٹا فوت ہو گیا اس کو لوگ جب کفن دے کر لے چلے تو اس کی والدہ رونا کرنے لگی کہ تجھ کو وہاں لے چلے جہاں نہ دیا ہے نہ بچھونا ہے [illegible] وہاں لے چلے جہاں کھانے کو [illegible] ہے [illegible] وہاں لے چلے جہاں [illegible] جہاں بڑا تنگ اور اندھیرا ہے۔ ایک شخص جوحی مع باپ جا رہا تھا اس نے باپ سے کہا

مثنوی شریف

گفت جوحی با پدر ای ارجمند — واللہ این را خانہ ما می برند

گفت جوحی را پدر ابلہ مشو — گفت بابا تا نشانہا گوش شو

یعنی جب دل سے اس جوحی نے سنا تو اپنے باپ کو کہنے لگا کہ بابا جان جلدی گھر چل دروازہ بند کر لیں۔ باپ اس کو کہنے لگا کیوں؟ جوحی کہنے لگا کہ میت ہمارے گھر لے جاتے ہیں۔ باپ نے کہا کہ تجھ کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا کہ یہ مائی جو علامتیں بیان کرتی ہے وہ سب ہمارے ہی گھر کی ہیں۔ کیونکہ ہمارا گھر بھی ایسا ہے کہ وہاں نہ چارپائی [illegible] نہ تیل [illegible] تنگ وغیرہ وغیرہ۔

حدیث دارمی میں ہے کہ ابو عبیدہ [illegible] روایت کرتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] بیان کر [illegible] لو رایتہ رایت الشمس طالعۃ یعنی اگر دیکھتے تو رسول اللہ کو تو کہتے کہ سورج [illegible]۔

حدیث جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ اس نے دیکھا میں نے نبی علیہ السلام کو چاندنی رات میں [illegible] دیکھتا طرف رسول اللہ کی اور کبھی دیکھتا چاند کو [illegible] احسن عندی من القمر یعنی خوبصورت نظر آئے آنحضرت چاند سے [illegible] (رواہ دارمی)

حدیث ۔ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اس نے نہیں دیکھی میں نے کوئی شے خوبصورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کان الشمس تجری فی وجھہ گویا سورج چلتا ہے ان کے چہرہ پر [illegible] رواہ الترمذی [illegible] المشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین۔

ان احادیث سے بھی آپ کا نور ہونا ثابت ہے [illegible] کوئی صرف بشر کر کے ہمارے واپنے جیسا بشر کہے اور [illegible]

اگر کہا جاوے کہ جب حضور نے اپنے کو خود بشر کہا تو ہمیں بشر کہنے میں کیا حرج ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ خود اپنے کو کہیں تو بے شک کہیں لیکن دوسرے کو کہنا سخت برا ہے۔ دیکھو آدم علیہ السلام نے اپنی دعا میں کہا ربنا ظلمنا انفسنا

اور یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ظلم کا [illegible] میں عرض کی [illegible]

ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یعنی دونوں نے اقرار کیا ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہم ظالموں میں سے ہیں۔ تو کیا ہم بھی ان کو ظالم کہیں گے۔ ہرگز نہیں۔ اگر کہیں گے تو ایمان سے خارج ہو جائیں گے۔ ایسا ہی یہاں سمجھنا چاہیئے۔ [illegible] صاحب [illegible] اور [illegible] ملاں [illegible] ۔ اس میں خدا فرماتا ہے کہ کوئی چارپایہ زمین میں نہیں کوئی اڑنے والا جانور نہیں مگر وہ امت ہیں مثل تمہاری۔ چارپایوں میں گدھا اور کتا اور خنزیر بھی ہے۔ اور اڑنے والوں میں الو بھی ہے۔ کیا بشر کہنے والے کو گدھا یا کتا خنزیر یا الو کی مثل کہا جاوے تو برداشت کرے گا ہرگز نہیں۔ جب یہ گوارا نہیں کرتے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی دلیری سے بشر کہتے ہیں۔ [illegible] ۔ حیوانوں میں شمار کیا۔ [illegible]

بعض الکتب [illegible] بعض

حکایت ایک عابد نے جناب الٰہی میں التجا کی کہ خدایا مجھے جمال محمدی دکھا [illegible] حضرت عیسیٰ نے دیکھا۔ [illegible] مردے زندہ کرنے [illegible] والے کو چمار نے کی طاقت حاصل کی اور اس کی روحانیت کو لوگ دیکھ کر خدا کا بیٹا کہنے لگے۔

قالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ۔ اگر یہ حال بھی ظاہر کیا۔ تو ہر ایک قرنوں سے فلاں کو کیوں خدا جانتے ہیں اسی واسطے علم نے جمال محمدی کو اس بشریت میں چھپا رکھا ہے تاکہ اسلام الٰہی [illegible] قیامت میں خدا ان کی صورت ظاہر فرمائے گا۔ [illegible] تم نے اب دل کے پردہ [illegible]

حضور علیہ السلام کو اپنی طرح [illegible] شکل پر چلتے پھرتے دیکھ کر کہہ دیا کہ ہم جیسا بشر ہی تھے [illegible] اور آنحضرت رسول کے پاس جو جامہ تھا وہ دیکھتے ہیں مثل کپڑوں کے ایک کپڑا ہی تھا مگر اس کی حقیقت جو تھی وہ مولانا صاحب بیان فرماتے ہیں۔

مثنوی شریف

ظاہرش چون [illegible] پیش او — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

[illegible] سران [illegible] یافت

[illegible] شناخت

باقی آئندہ

بقیہ صفحہ اول

تصدیق نہیں اس کو ظلمت و تاریکی سے تعبیر کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔	اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے نکالتا ہے ان کو اندھیروں سے نور کی طرف اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ نکالتے ہیں ان کو نور سے اندھیروں کی طرف یہ لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

پ ۳ ع

ایمان عبارت ہے اسی کلمہ لا الہ الا اللہ کی تصدیق کرنے اور مان لینے کا۔ اور کفار عرب کے انکار و عدم تصدیق کرنے کا حق تعالیٰ ذکر فرماتا ہے۔

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۔	ان کافروں کا یہ حال ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے لا الہ الا اللہ کہو یعنی ایمان لاؤ تو تکبر کرتے یعنی ایمان نہیں لاتے اور کہتے ہیں کیا شاعر مجنون کی وجہ سے ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں یعنی ایسا نہ کریں گے۔

اور حضرت اکرم سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ	جس نے لا الہ الا اللہ کو دل سے صدق دل سے کہا وہ جنت میں جائے گا۔

یعنی روایتوں میں مستیقناً بہا قلبہ یعنی یقین رکھتے ہوئے کہے بھی آیا ہے کہ بصدق دل سے کلمہ توحید کا کہنا ایمان ہے ظاہر ہے کہ ہر شخص کلمہ توحید پر ایمان لاتے و زبان سے اقرار کرنے اور کہنے کے ساتھ مکلف و مجبور ہے بلکہ سارے انبیاء علیہم السلام اور ان کی سابقہ امتیں تمام اسی کلمہ توحید کے ساتھ مکلف ہیں اور تمام آسمانی کتابیں۔ توریت۔ انجیل زبور قرآن وغیرہ اسی کلمہ توحید پر مشتمل ہیں۔ یہی کلمہ توحید مدار نجات ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا	اللہ تعالیٰ ہر جان کو بقدر وسعت ہی تکلیف دیتا ہے

لا الٰہ الا اللہ کے معنی ایسے ہونے چاہئیں کہ ہر فرد بشر جن و انس عورت و مرد بوڑھے جوان بچہ بڑے بڑے شہری دیہاتی سب سمجھ سکیں اور معنی صاف ایک ہی ہونے چاہئیں تاکہ با ہم اختلاف نہ ہو اور عام فہم ہوں ظاہر ہے کہ سب سمجھ سکیں دقت اور دشواری پیش نہیں آتی تو وہ معنی یہی ہیں جو صاف ان لفظوں سے سمجھے جاتے ہیں اردو زبان میں اس کے معنی یہی کہ کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا اللہ تعالیٰ اور شارع کے اس کلمہ توحید کے نازل کرنے کی غرض یہ ہے کہ تمام مخلوق کو معلوم ہو جاوے اور یقین ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک سارے عالم کا ہے یہی ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری چیزوں کو جو اس کی مخلوقات میں سے ہیں معبود قرار دیتے ہیں وہ کافر ہیں مشرک ہیں۔ اہل عرب بھی زبان

[illegible] ہے معانی [illegible] سے شارع کی مراد کو لیتے ہیں۔ [illegible] ہے کہ ترجمہ لا الہ الا اللہ کا بیان کیا جائے اور لفظوں کی تحقیق کی جائے تاکہ [illegible]

از جناب محمد حسین آسی بی اے

ذکرِ معراج اور اعلیٰحضرت

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم خلاق کائنات کی ہستی پر روشن ترین دلیل ہیں۔ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام رب تبارک و تعالیٰ کی صفات حمیدہ کے مظہر تھے۔ مگر خاتم النبیین کی ذات ستودہ صفات، صفات کے علاوہ ذات باری کا بھی مظہر اتم اور آئینہ دار ہے یہی وجہ ہے آنجناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآن حکیم میں کئی ایک مقامات پر نور خدا کہا گیا ہے فقیر کے ایک دوست خادم حسین بٹ نے کیا خوب کہا ہے

قرآن حکیم نے بیاں کیا ان کو
آئینہ حق ان کی صورت بھی ہے سیرت بھی

حضور کریم مرآۃ الرحمن یعنی آئینہ حق اسی لیے تو ہیں، ان کی رفتار معجزہ ان کی گفتار معجزہ، ان کا کردار معجزہ، ان کی ادا معجزہ، جسم اقدس کا ہر رونگٹا مبارک معجزہ ہے بلکہ جس چیز کو نسبت ہو جائے وہ بھی معجزانہ صفات کی حامل ہو جاتی ہے۔

یہ تو تھی ایک حقیقت، ایک دوسری حقیقت یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان اس قدر بلند و بالا ہے کہ ایمان ان کی محبت کا نام ہے۔ جاہلانہ حیوانات کی بستات میں اگر آنجناب کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی شامل ہو جائے تو یہ نہیں کہ انسان ثواب ہی سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ ایمان جیسی قیمتی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اسی لیے کہ مسلمان ہمیشہ اپنے آقا و مولا پر تن من دھن قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ وہ اس محبوب انام فخر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلند مقام کو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے اور ان کے دربار گوہر بار کے جلال و ہیبت سے آگاہ رہتا ہے کہ

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

بہر حال مقصود یہ کہ حضرت ختمی مرتبت کی شوکت و عظمت پر یقین رکھنا ہی ایمان کا جزو ہے۔ اور کوئی مسلمان بھی اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔ مگر جوں جوں ایمان میں ترقی ہو کمالات مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا مشاہدہ ہوتا جاتا ہے اور قلب مومن انوار مصطفائی کی جلوہ گاہ بنتا جاتا ہے۔ اسی کا نام عرفان ہے۔ ایک عام مسلمان ان حقائق و معارف کو بیان نہیں کر سکتا جو کہ عارف کی نگاہ دور بین دیکھ سکتی ہے۔ اس لیے جو لطف صوفیائے کرام کے بیانات میں ہوتا ہے وہ کسی کی زبان میں نہیں۔ یہ لوگ بہت حد تک آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں۔ اور مشہور ہے کہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"

حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی نعت شریف جب ایک عارف باللہ بیان کرتا ہے تو وہ جذبہ شوق کی چاشنی، سوز و گداز اور کیفیت و مستی، واردات قلبی، شریعت کی پاسداری کے لحاظ سے کہیں زیادہ بلند ہوتی ہے۔ عام انسان ان حضرات سے بہرہ اندوز نہیں ہوتا۔ ہمارے سامنے بہت سے لوگوں کی نعتیں آتی ہیں ان میں بہت سی نعت شریف کے معیار پر پوری نہیں اترتیں۔ اس کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ بعض لوگوں کو کمالات مصطفیٰ ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ اور دوسرے یہ کہ نظری [illegible] کو چھپانے کے لیے اس میدان میں آتے ہیں جو کہ نا آشنا ہوتے ہیں اس لیے کلام میں بھی وہی خشکی سی جھلکتی ہے۔

ان لوگوں کو خبر نہیں کہ [illegible] عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت ضرورت ہے یہاں اس کے بغیر کام نہیں چلتا۔ ان کے برعکس بعض نعت گو حضرات شریعت مطہرہ کی عائد کردہ پابندیوں سے بیخبری کے ساتھ قدم بڑھاتے ہیں یہ لوگ سب سے سادہ سے ہوتے ہیں۔ وادی کے پیچ و خم سے واقف نہیں ہوتے ہیں۔ اور [illegible] بسم اللہ کا [illegible] لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے ہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے [illegible] دلبر وغیرہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان کے دماغ میں مجازی معنی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی علمائے اسلام نے احتیاط کی تلقین فرمائی ہے۔

جس ذات گرامی کا نام ہم نے عنوان میں شامل کیا ہے یعنی اعلیٰحضرت مجدد ملت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، ان میں بفضل تعالیٰ یہ دونوں کمال یعنی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا تھا۔ اور سوز و گداز سے پوری طرح مالا مال تھے ہی مگر شریعت کی حدود بھی ان کے علم سے باہر نہیں حقیقت ہے کہ آپ اپنے وقت کا عظیم ترین فقیہ اور اپنے زمانے کے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہا جائے تو کسی طرح بھی مبالغہ نہیں۔ یہی وجہ ہے ان کی شعروں میں علم و فضل کی تجلیوں کے شوق و ذوق کی مستیوں کے علاوہ شریعت مطہرہ کا بھی احترام پایا جاتا ہے جو دوسروں کے ہاں ان کے مقابلے میں بہت کم ہے خود فرماتے ہیں۔ سہ

ہو کے شعر و ادب میں شرع [illegible] کا حسن کیونکر آئے
لائے اسے پیش جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

غرضیکہ جہاں تک اعلیٰحضرت کی شاعری کی خوبیوں کا تعلق ہے ان کے لیے تو ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے یہاں اس کی گنجائش نہیں۔ ہاں معراج شریف کے متعلق آپ کے چند شعروں پر تبصرہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس واقعے کے متعلق اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے ۵۰ شعروں کی ایک مسلسل نظم لکھی ہے جس کا عنوان "معراج نظم" درج کیا بعنوان
سبحان اللہ یا صاحب التحیۃ والثناء در تہنیت شادی اسرا۔ نظم کیا ہے کہ علم جواہر ہے اور اس کا ایک ایک شعر آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ انشاء اللہ العزیز مضمون میں گنجائش کی ضرورت کے وقت چند شعر بطور نمونہ شامل کر دیئے جائیں گے۔

بلاشبہ واقعہ معراج تاریخ انسانی کا عظیم ترین [illegible] معجزہ ہے قرآن حکیم نے اس کا ذکر سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی فرما کر شروع کیا۔ گویا حقیقت معراج سمجھنے کے لیے اس نکتے کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ خالق کائنات نے جو ہر عیب و نقص سے پاک ہے اپنے محبوب ترین بندے کو شرف بخشنے کے لیے اعلیٰ حریم قدس میں بلایا۔ یہی بنیادی نکتہ معراج جسمانی پر تمام اعتراضات کا مکمل جواب ہے۔ اور شب اسریٰ کا دولہا کون ہے؟ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جو اپنی نورانیت کی بنا پر اسی باطن مرکز نور کا ایک جلوہ ہے جس کے حضور خاص میں آج کی رات بلایا گیا۔ اعلیٰحضرت نے اس خیال کو شعر کے سانچے میں یوں ڈھالا ہے۔

بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوۂ ظاہر گیا

معنوی اعتبار سے اس سے زیادہ جامع انداز کون ہو سکتا ہے کہ ایک ہی شعر میں خدا کی قدرت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت مطہرہ نیز معراج شریف کی غرض وغایت بیان کر کے جلوۂ ظاہر کے لمعۂ باطن میں گم ہونے کا اظہار بھی کیا ہو۔ پھر آپ خود غور فرمائیں کہ کتاب و سنت کی تعلیمات کس [illegible] ہیں کی ہے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے جس سواری کو تجویز فرمایا گیا اس کا نام براق ہے۔ یہ لفظ برق سے ماخوذ ہے۔ اس کی جمع یعنی کئی بجلیوں کے برابر۔ اب بجلی کی رفتار کا مشاہدہ تو سب نے کیا ہے کہ آن کی آن میں ہزاروں میلوں کا سفر کر جاتی ہے براق کی تیز رفتاری تو اس سے بھی کہیں گنا ہوگی۔ چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے کہ

"وہ اپنا قدم منتہائے نظر پر رکھتا تھا۔"

(بخاری شریف)

اعلیٰحضرت اس کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

کتنی تھی برق سے آس کی سبک روی
یوں جاتے ہیں کہ گرد سفر کو خبر نہ ہو

اس سفر عالم بالا تھا، یقیناً ستر ہزار فرشتے تو اس شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں در دولت پر حضرت جبرئیل کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ یہ ساری فوج ظفر موج شریک سفر ہے۔ رکاب تھامے ہوئے ہیں۔

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

نثار ہیں کہ نثار جائیں کہاں اب اس رہگذر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں، فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے
خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم

جب ان کی جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولھا بنا رہے تھے
تجلی حق کا سہرا سر پر صلوۃ و تسلیم کی نچھاور دو رویہ قدسی پرے
جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

پھر جب حضرت اسریٰ کے دولہا کی سواری بیت المقدس میں پہنچتی ہے تو وہاں انبیاء کرام علیہم السلام کو انتظار میں۔ جبریل امین اذان کہتے ہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم امامت کا فرض سر انجام دیتے ہیں۔ اعلیٰحضرت اس سے عجیب نکتہ نکالتے ہیں فرماتے ہیں۔

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر عیاں ہوں معنی اول آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

واقعی بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے پھر اس کے علاوہ جب نماز سے فارغ ہو کر انبیاء کرام علیہم السلام خدا کی حمد کے بعد اپنے اپنے کمالات پیش کرتے ہیں۔ تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام گروہ انبیاء و ملائکہ سے خطاب فرماتے ہیں۔

بھٰذا فضلکم محمد

یعنی ان خصائص کی بنا پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہیں۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرش علا کی جانب تیاری فرماتے ہیں۔ خدمت کے لئے تمام فرشتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام ایسی ہی خدمات کی بنا پر ساتھ مصروف رفتار ہوئے اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

بانے جبریل نے سرکار سے کیا کیا الفاظ فوز جبریل ملک، خادم سلطان عرب

حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام اب آسمانوں پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔ حضور انور کے قدوم میمنت لزوم کیا کیا برکات ہوتی ہیں۔ ہم تصور تک نہیں کر سکتے۔ آخر وہی شمع شبستان ہے جس نے تمام عالم کو اپنی تجلیات افروز شعاعوں سے روشن کر دیا۔ اور بقول اعلیٰحضرت۔

اک تیرے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

پھر یہی جلوہ ظاہر آسمانوں پر ہوا تو ان کی روشنی کا کیا ٹھکانا۔ یہ چیز طبائع پر اثر کرتی ہے۔ شاعر کی زبان بالخصوص جب وہ ایمان کی حقیقتوں سے مشرف ہو اس کے کیا کہنے۔ اعلیٰحضرت اسی مضمون کو ادا فرماتے ہیں۔ اشعار کا ملاحظہ کیجئے۔

یہ ان کے جلوے نے کیں گرمیاں شب اسریٰ
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ و طلائے فلک

نقاب الٹے وہ مہر انور جلال رخسار گرمیوں پر
فلک کو ہیبت سے تپ چڑھی تھی تپکتے انجم کے آبلے تھے
یہ جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے

افلاک سے کس تزک و احتشام کے ساتھ گزرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ ایک عام شخص کا سلوک ہے شہر یار مکان و لامکان خرام ناز فرما رہے ہیں اور اپنے ملک خداداد کے علاقوں کے دورے پر ہیں۔ خدم و حشم ہمراہ ہیں۔ افلاک پر عجب سماں ہو رہا ہے۔ راستوں میں قندیلیں روشن ہیں۔ اس لئے کہ وہ بادشاہ ہی کچھ نرالی شان کا ہے کہ

گزرے جس راہ سے وہ سید والا ہو کر رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر اعلیٰحضرت

اب ہر مقام پر فرشتے استقبال کرتے ہیں۔ ایک مدت سے وہ اس نورانی رات کا انتظار کر رہے تھے۔ آج ان کے مقدر نے یاوری کی ہے پھر اس جلال و ہیبت کا تقاضا بھی تو یہی ہے۔ اعلیٰحضرت کہتے ہیں۔

اسریٰ بہ گذرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے
ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں

فلک کے طویل راستے کو نہایت ہی مختصر وقت میں طے کرتے ہیں۔ فرشتے دیدار کی پیاسی آنکھوں کو ایک جھلک سے سیراب کرتے ہیں اور یہ شاہسوار ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

فلک سرکار سعید پیارے کی بحر میں دامن بھیگنے سرور وہ دولہا کی دولت کی برات میں جو شش ہی تھے

پھر حضور پرنور شاہ یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچتے ہیں۔ یہ جبریل کا مقام ہے یہیں آکر حضور سے بارگاہ رسالت میں اپنا عذر بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔

لو دنوت انملة لاحترقت

یعنی اگر میں یہاں سے ایک انگل کے برابر بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔ اسی پر اعلیٰحضرت کا شعر ہے۔

تھکے تھے روح الامین کے بازو چھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی امید ٹوٹی نگاہ حسرت کے ولولے تھے

یہیں اکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو ان کا مقام دیا اور حاجت پوچھی ارشاد ہوا

یا جبریل هل لك من حاجة حاجت میری

یعنی جبریل اگر کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔

تعجب کیوں کیا کیجئے آنحضور کی رحمت سے اور بے نیاز ہو سکتا ہے اعلیٰحضرت نے اسی پر تو فرمایا ہے کہ

سوا و جانا جان و ادوار و حجاب و شان عرش اعلیٰ
ہر اک ہے ان کے کرم کا پیاسا فیض ان کا سب پر ہے

ایک مقام پر اعلیٰحضرت اس مقام کی تعریف فرماتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جبریل علیہ السلام کی انتہائی منزل اس محبوب دو عالم کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی شعر یہ ہے۔

ان کے قطرہ سے خدا ایک کو بوند کا سدرہ باغ ان کی میں نقشا سا پیدا ان کا

یہاں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے ستر ہزار حجابات کو طے فرمانے کے بعد ایک ستارہ گئے۔ اور عرش بلکہ اس سے بھی آگے بڑھے عرش پہ پہنچے تو کیا عالم تھا۔ اعلیٰحضرت سے سنئے۔

جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزم بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا وہ گرد قربان ہو رہے تھے

سرور دو سرا علیہ التحیۃ والثنا کی تکلف و شان کا پھریرا عرش معلیٰ پر لہرا رہا ہے اور پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے۔ دیکھنے والو چشم تصور کو وا کرو اور قربان ہو کے مشرف بحشم کی شوکت کا مشاہدہ کرو۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کی قدر و منزلت مسلم مگر ان کے عروج عرش کی نوبت طور پر آئی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے مگر محبوب و مطلوب علیہ الصلوۃ والسلام وہاں پہنچے جہاں ان کے سوا کوئی دیکھا ہوا ہو وہ طاقت انس سے متعلق ہو یا گروہ ملائکہ میں شامل ہو یہ مقام انہی کا ہے۔ اعلیٰحضرت اس مقام پر فرماتے ہیں۔

طور پر کوئی، کوئی چرخ پہ، یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی بالائی دوست

جس کو شایاں ہے عرش خدا پر جلوس ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عرش پر جس کی کمانیں چڑھ گئیں صدقے اُس بازو پہ قوت کیجئے

عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے

زہے عزت و اعتلائے محمد کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا ملک خادمان سرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دو عرش دین ذرتی ذات جب سے عیاں ہے
ز طلعت آفتاب پا اخشند شب بن تراتی ہے

اسی سلسلے میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر یار ارم تاجدار حرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ و اقدس میں علو مرتبہ کو کیا ادا عرض کرتے ہیں دیکھئے ان میں کس قدر محبت اور درد بھرا ہوا ہے

عالم علوی کا عرش میں کیسے پایا ہے فرش
آنکھ پہ رکھ دو قدم پر کروڑوں درود

عرش میں فرق و رفتار کا پانی ہی وہ قدم چل کے دیکھا سرِ عرش ہم کو

جب جاتا وہ سماں محبوب رب کون و مکاں معراج بزم کی شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش سے آگے بڑھتے ہیں تو سماں کیا تھا، اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔

یہی سماں تھا کہ پیکِ رحمت خبر یہ لایا کہ چلئے حضرت
تمہاری خاطر کشادہ ہیں جو کلیم ... راستے تھے

اسی مقام پر آواز آتی ہے۔

تَقَدَّمْ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ ادْنُ یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اِلَیَّ یَا حَبِیْبُ

اے محبوب اے خیر البریہ قریب آئیے اے محمد قریب آئیے اے احمد قریب آئیے حبیب کو قریب آنا چاہئے۔

اعلیٰحضرت نے اس ندا کا ذکر یوں فرمایا ہے کہ کیا بات تھی:

بڑھ اے محمد قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجد نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے طالب و مطلوب، محب و محبوب کی بارگاہ میں اس قرب کا تذکرہ رب تعالیٰ نے کیا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی وہ رب العزت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدار دو کمانوں کی بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہوا۔ یہاں تک اعلیٰحضرت نے اپنی استعداد کے مطابق تصور کو ذہن میں پہنچایا اور منظر کشی کی ہے قابلِ داد ہے دیکھئے اور لطف اٹھائیے۔

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے
خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے
سراغِ این و متیٰ کہاں تھا نشانِ کیف و الیٰ کہاں تھا
نہ کوئی راہی نہ کوئی ساتھی نہ سنگِ منزل نہ مرحلے تھے
ادھر سے پیہم تقاضے آنا ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا جمال و رحمت ابھارتے تھے
بڑھے تو لیکن جھجکتے ڈرتے حیا سے جھکتے ادب سے رکتے
جو قرب انہیں کی روش پہ رکھتے تو لاکھوں منزل کے فاصلے تھے
پر ان کا بڑھنا تو نام کو تھا حقیقۃً فعل تھا ادھر کا
تنزلوں میں ترقی افزا دنیٰ تدلیٰ کے سلسلے تھے
ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا تموجِ بحرِ ہو میں ابھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیئے تھے
اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے
محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوطِ واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے
حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

حبیب کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے معبود و مسجود کی بارگاہ میں ہیں۔ اب کیا معبود و ظاہر ملند باطن میں کہ ہو چکا ہے یا اب باطن کون ہے؟ اعلیٰحضرت سے پوچھئے اور جلوہ ظاہر کی حقیقت کیا ہے۔ ان شعروں کو پڑھئے۔

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے
کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

معراج میں بعض شاتم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں بہت سے دوسرے مسائل اور کلیے پیدا کئے ہیں وہاں ان کی حدیں تو یہ ہے وہ عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے

خدا کی عطا سے کے انکار پر بے کچھ تو وہ اس جان سیحا کی حیات کے اقرار و اثبات پر ہو جاتے ہیں لیکن اس کے رتبے عالی کو بڑے بھائی تک سے آگے ... کام کوشش کرتے ہیں لیکن وہ اس محبوب و دلدار علیہ التحیۃ والثناء کے متعلق یہاں تک کہہ اٹھتے ہیں کہ انہیں دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں، حالانکہ ایک عام مسلمان بھی یہ سمجھتا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کو غیب الغیب ہے اپنی آنکھ سے دیکھا ہو اس سے کونسی چیز پوشیدہ رہ سکتی ہے جیسا کہ خود حدیث پاک کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔ اعلیٰحضرت نے اس عالم فہم دلیل کو اس شعر میں موزوں کیا ہے جو درست کر یاد کر لینا چاہئے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اس قرب خاص میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب و مطلوب سے بہت سی باتیں کیں جو راز و نیاز تھیں، جیسا فرمایا فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی یعنی اس نے اپنے پیارے بندے کو وحی کی جو وحی کی۔ جبریل فرشتوں کے سردار ہیں، فرشتہ وحی بھی تھے مگر وہ بات محرم تھے کہ وہ راز و نیاز کے، اپنے محبوب کو جو اسرار دکھائے گئے ان سے ان کو کیا سروکار۔

میان طالب و مطلوب رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں، دیکھئے کیا ندرت بیان ہے اور صنعتِ مرآۃ النظیر کس طرح نباہا:

چمن ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں
بلبل سدرہ و قرآن کی بُو سے بھی محرم نہیں

ایک اور جگہ یہی خیال اس طرح ادا کیا ہے۔

قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روح القدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

عرش و فوق العرش آنے پر عام طور پر یہ سوال کئے جاتے ہیں، اعلیٰحضرت عظیم البرکت نے سب کا ایک ہی شعر میں جواب دے دیا ہے:

پوچھے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

حضور نماز معراج کے طور پر تمام رب تعالیٰ نے اپنے محبوب سے بہت سی باتیں کیں اور امت کے لیے نمازیں تحفہ۔ اس کا ذکر اعلیٰحضرت نے یوں کیا۔

ادھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں ادھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس دنیا پر تشریف لائے کس رفتار سے کتنی جلدی، اور یہ سارا طویل و عظیم سفر ہوا مگر کتنے تھوڑے وقت میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اعلیٰحضرت سے سنئے۔

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لیے تھے

آخر میں ہم مجدد ملت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کو حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات من رب العٰلمین کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور اسی پر مضمون کا اختتام کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ!

نبی رحمت شفیع امت رضا پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

صلی اللہ علیک وبارک وسلم

انجمن اشاعت اسلام

بمقام اچھرہ لاہور ایک انجمن بنام اشاعت اسلام قائم کی گئی ہے جس کے اغراض و مقاصد یہ ہیں۔ (۱) عید میلاد النبی، معراج النبی، گیارھویں شریف، یوم صدیق منایا جایا کرے گا (۲) ایک سنی دینی تبلیغی قائم کی گئی ہے جس میں بھفت روزہ سواد اعظم، ماہنامہ رضوان، الحبیب، رضائے مصطفےٰ، انوار الصوفیہ، سلطان العارفین، محمد اسلام وغیرہ دینی رسائل آتے رہیں گے۔ شیخ محمد حاکم صدر انجمن اشاعت اسلام پیر غازی روڈ اچھرہ لاہور۔

جامعہ رضویہ شرقیہ منٹگمری کا سالانہ چوتھا جلسہ

مورخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کو جامعہ شرقیہ رضویہ کا چوتھا سالانہ جلسہ بمقام بیرون غلہ منڈی منٹگمری نہایت تزک و احتشام سے ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے مشہور علماء اہل سنت شرکت فرمائیں گے۔

فقیر محمد ابراہیم خوشتر مہتمم جامعہ بیرون غلہ منڈی منٹگمری

گزشتہ سے پیوستہ

اسلام میں کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ اور اہلِ بدعت و ہوا سے دوستی و محبت کا کیا حکم ہے

از تبرکات سیدی صدر الافاضل قدس سرہٗ

آیت ۱۳: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (سورہ توبہ)

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

امام علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی علیہ الرحمۃ آیہ لا تتخذوا اٰباءکم و اخوانکم اولیاء کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

لما امر المؤمنین بالتبری من المشرکین قالوا کیف یمکن ان یتبرأ الرجل اٰباءہ و اخاہ و ابنہ فذکر اللہ ان مقاطعۃ الرجل اہلہ و اقاربہ فی الدین واجبۃ فالمؤمن لا یوالی الکافر و ان کان اباہ و اخاہ و ابنہ (خازن جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

جب مسلمانوں کو مشرکین سے بیزاری کا حکم دیا گیا تو انہوں نے کہا یہ کیونکر ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ اور بھائی اور بیٹے سے قطع کرے تو اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ دین کے معاملہ میں آدمی کا اپنے اہل و اقارب سے قطع کرنا واجب ہے، پس مومن کافر کو دوست نہیں بناتا خواہ وہ اس کا باپ ہو یا بھائی یا بیٹا۔

انہیں علامہ نے لا تتخذوا منہم ولیا ولا نصیرا الا الذین یصلون الی قوم بینکم و بینہم میثاق۔ کی تفسیر میں فرمایا۔

هذا الاستثناء یرجع الی القتل لا الی الموالات لان موالاۃ الکفار و المنافقین لا تجوز بحال۔

یہ استثناء روایت میں مذکور ہے۔ قتل کی طرف راجع ہے دوستی کی طرف نہیں کیونکہ کفار و منافقین کی دوستی کسی حال میں جائز نہیں۔

امام فخر الدین رازی آیہ لا تجد قوما یؤمنون باللہ۔ الایہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

و الثانی انہما یجتمعان لکنہ معصیۃ و کبیرۃ و علی هذا الوجہ لا یکون صاحب هذا الوداد کافرا بسبب هذا الوداد بل کان عاصیا فی اللہ۔

دوم یہ کہ وہ دونوں (دوستی اور ایمان) جمع ہو جائیں لیکن کفار کی دوستی گناہ کبیرہ ہی اور اس وجہ پر یہ دوستی کرنے والا اس دوستی کی وجہ سے کافر نہ ہوگا بلکہ گنہگار ہوگا۔

سورت مجادلہ کے سوا بہت کفار کی دوستی والی سورتوں کے احکام سابق میں مذکور ہو چکے گو دوسری زبان میں، اس صورت کا حکم امام رازی علیہ الرحمۃ نے یہ بتایا کہ معصیت و کبیرہ ہے

پھر اس دوستی کی ممانعت میں مبالغہ فرمانے کے وجوہ میں پہلی وجہ تو یہی ذکر فرمائی کہ یہ دوستی ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ اس کی پہلی صورتوں میں ذکر ہو چکا ہے۔ دوسری وجہ میں فرماتے ہیں

قولہ و لو کانوا اٰباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم و المراد ان المیل الی ہؤلاء اعظم انواع المیل و مع هذا فیجب ان یکون هذا المیل مغلوبا مطروحا بسبب الدین۔

آیۂ کریمہ و لو کانوا آباءہم الایہ میں مراد یہ ہے کہ باپ بیٹوں بھائیوں عزیزوں کی طرف میل و رغبت کے اقسام میں بہت بڑی ہے اور باوجود اس کے واجب ہے کہ دین کی وجہ سے یہ میل و رغبت مغلوب و مطروح ہو۔

اس سے چند سطر کے بعد فرماتے ہیں۔

المعنی ان من انعم اللہ علیہ بهذہ النعمۃ العظیمۃ کیف یمکن ان یحصل فی قلبہ مودۃ اعداء اللہ۔

معنی یہ ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظیم ایمان کے ساتھ انعام فرمایا یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس کے دل میں دشمنان خدا کی محبت حاصل ہو سکے۔

امام علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

من المحتم ان یجد قوما مؤمنین یوالون المشرکین و المراد انہ لا ینبغی ان یکون ذالک و حقہ ان یمتنع و لا یوجد بحال مبالغۃ فی التوصیۃ بالتصلب فی مجانبۃ اعداء اللہ و مباعدتہم و الاحتراز عن مخالطتہم و معاشرتہم۔

یہ ناممکنات سے ہے کہ آپ ایماندار کو مشرکین سے دوستی کرتے پائیں مراد یہ ہے کہ ایسا نہ ہونا چاہئیے اور اس دوستی کا حق یہی ہے کہ ناممکن ہو اور کسی حال میں نہ پائی جائے یہ دشمنان خدا کی مخالفت و مفارقت سے پرہیز اور ان کی صحبت و اختلاط کی بہ سختی سے قائم رہنے کے لیے زور دیا جاتا ہے۔

اس مضمون پر اس کثرت سے آیات و عبارات منقول ہیں کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو، مذکورہ بالا آیات و عبارات سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ کافر کے ساتھ اس کے دین کی وجہ سے محبت کرنا آدمی سے ممکن و متصور ہی نہیں اور اگر بالفرض کسی کو ایسی محبت ہو تو وہ مومن نہیں کافر ہے۔

اور کافر کی ذات سے اس وجہ کی محبت کہ اسلام کی مخالفت و استہزاء پر شخص اس محبت کی وجہ سے راضی ہو جائے یا اس دوست کی رضا جوئی کی وجہ سے صبر کرے یا کافر کی محبت کے باعث کفر و شعار کفر کے ساتھ اس کے تعصب کی نفرت کا مرتبہ ہے تو یہ بھی دولت ایمان سے محروم اور زمرۂ کفار میں داخل ہے۔

اور اگر محبت اس درجہ کی نہیں کہ اپنے دین کی پرواہ نہ رہے یا کافر کے دین کی نفرت دل سے گر جائے بلکہ باوجود اس کے کہ اس کی کفر اور شعار کفر و مراسم کفر کی پوری نفرت ہو اور اپنے دین کی ذات و مخالفت گوارا نہ کرے تو بھی کافر کی طرف قلب کا میلان اور اس کے ساتھ محبت کرنا اگرچہ یہ محبت میل و طبعی ہو، معصیت و کبیرہ اور ممنوع و ناجائز ہے اور مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔

مومن جو اللہ بحضور ایمان رکھتا ہے اس کی شان نہیں کہ دشمنان خدا کی محبت اس کے قلب میں رہے اور اس کے دل کو ان کے ساتھ ربط و وابستگی ہو، ایمان اس کو وارا نہیں کر سکتا جو ایمان حلاوت

باقی آئندہ

لا یُوادّون کے یہ معنی نہیں کہ فقط دل سے ان کے ساتھ (خفیہ) محبت اور مودت نہ کیا جائے گو ظاہر میں بے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ نہ ظاہر ہو اور نہ ہی دل کو ان کا اظہار کرنے اور ان کی مجلس سے اٹھ جائے۔

تفسیر روح البیان میں لا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ کی تفسیر میں فرمایا۔ فیہ دلالۃ علی ان المراد بالاعراض عنہم اظہار المخالفۃ بالقیام عن مجالسہم لا الاعراض بالقلب او بالوجہ فقط (تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۵۰)

نور مصطفےٰ امر کن سے پہلے پیدا ہوا یا بعد میں

سوال :۔ حضور سید عالم خاتم النبیین شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک فقط کن سے پہلے پیدا ہوا یا بعد کو اور اگر یہ کہا جائے اعلم الٰہی میں اس سے پہلے تھا تو تمام موجودات کا علم بھی علم الٰہی میں اسی طرح تھا یا نہیں کیونکہ علم الٰہی قدیم ہے اور اگر کن کے بعد کہا جائے تو بثبوت تقدیم نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کن اور ہو سے پہلے ہے اور تفصیلی طور پر کس کتاب سے ثابت ہوں گے بیان کیا جائے۔ والسلام۔

الجواب :۔ نور مبارک سید عالم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا سب مخلوق سے پہلے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ

اول ما خلق اللّٰہ نوری | اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو پیدا فرمایا میرا نور ہے۔

اور امر کن کوئی مخلوق چیز نہیں ہے کہ اس سے نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تقدم و تاخر دیکھا جائے بلکہ یہ تعبیر اور بیان ہے جس سے قدرت الٰہی جل شانہ کا مخلوقات اور مقدورات کے ساتھ تعلق ظاہر ہو رہا ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں زیر آیہ کریمہ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون الآیہ کے تحت فرماتے ہیں کہ

وھو تمثیل لتاثیر قدرتہ تعالیٰ فی مرادہ واثاقہ بامر المطیع فی الطاع فی حصول المامور من غیر امتناع وتوقف وافتقار الی مزاولة عمل واستعمال آلة انتھیٰ	یعنی یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امر الٰہی یوں ہے کہ جب کسی چیز کو یوں کہا جاتا ہے کہ ہو جا ہیں وہ چیز ہو جاتی ہے یہ تمثیل ہے مراد یہ ہے کہ جس طرح کوئی امر کرنے کسی

چیز کے ہونے کا اور وہ چیز امر کے موافق بلا توقف ہو جائے اسی طرح جب قدرت الٰہی کسی مخلوق سے متعلق ہوتی ہے تو وہ مخلوق بلا توقف ہو جاتی ہے۔

اسی طرح تفسیر روح البیان وغیرہ میں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

جامعہ نظامیہ فیض الاسلام عمرپورہ قائم شدہ ۱۹۵۰ء

الحمد للہ! حضرت مولانا حافظ محمد شریف صاحب کی جانکاہ محنت و کاوش سے یہ جامعہ نظامیہ فیض الاسلام عمرپورہ ٹبلی بار ضلع منٹگمری ۱۹۵۰ء سے قائم ہے حضرت مولانا موصوف بڑی محنت اور خلوص اور روحانی محبت سے طلبا کو تعلیم دیتے ہیں تعلیمی حیثیت سے اپنے علاقہ میں یہ مدرسہ بے مثال ہے۔ حفظ و ناظرہ کے علاوہ درس نظامی، منطق و فلسفہ وغیرہ معقولات بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ طلبا کی رہائش کا اعلیٰ انتظام ہے۔ ماشاء اللہ اہل سنت و جماعت کے علاوہ علاج کا انتظام بھی جامعہ کے ذمہ ہے علاوہ ازیں مضافات میں تبلیغی سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔

لہٰذا اہل اسلام سے عموماً اور علاقہ ٹبلی بار سے خصوصاً پُر زور اپیل ہے کہ اپنے صدقات و خیرات، عشر و چرم قربانی اور عطیات سے مدرسہ ہذا کی سرپرستی کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

شائقین علوم دینیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ ہذا میں داخل ہو کر اپنی علمی قابلیت و استعداد بڑھائیں۔

باہر سے آنے والے طلباء کے لیے پتہ یہ ہے :۔
منڈی بورے والا عمرپورہ چک ۲۳۸ پکی سڑک پر مدرسہ ہے۔

عطیات وغیرہ بھیجنے کا پتہ :۔
مولانا حافظ محمد شریف صاحب مہتمم جامعہ نظامیہ فیض الاسلام چک ۲۳۸ ڈاکخانہ خاص تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری

ملتان

ملتان میں دارالعلوم جامعہ مظہریہ انوار الابرار نیو ملتان پل گیٹ اورنگ آباد روڈ کا عظیم الشان چوتھا سالانہ جلسہ بتاریخ سوم و چہارم مئی بروز [illegible] منعقد ہو رہا ہے۔

منعقد ہوا جس میں شیخ القرآن ابو الحقائق مولانا محمد عبد الغفور صاحب ہزاروی و حضرت مولانا محمد عمر صاحب اچھروی وغیرہ نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ الحمد للہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

قبول اسلام

جامع مسجد غوثیہ ننکانہ روڈ گوجرانوالہ میں نماز عید الاضحیٰ ادا کرنے کے بعد ایک عیسائی مسلمان ہوا۔ پھر بروز جمعہ ۱۸ مئی کو ایک عیسائی مشرف باسلام ہوا۔ مقدم الذکر کا نام اسلامی غلام محمد اور مؤخر الذکر کا اسلامی نام غلام احمد رکھا گیا۔ واضح رہے کہ ان دونوں نے حضرت مولانا سید محمد عبد الحق شاہ صاحب خطیب جامع اکبری غلہ منڈی گوجرانوالہ کے دست حق پرست پر جناب ہو کر اسلام قبول کیا۔ [illegible]

لاہور

۲۸ اپریل بروز اتوار جمعیت الطلبہ مدرسہ غوثیہ زینت القرآن گڑھی شاہو لاہور کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت قاری محمد بشیر احمد صاحب ناظم مدرسہ ہذا منعقد ہوا۔ سب سے پہلے جمعیت کے صدر جناب محمد اسمٰعیل صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔ اس کے بعد مدرسہ کے دو طالب علم جناب محمد اسمٰعیل صاحب و ارشد سہیل صاحب نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں نعت شریف پیش کی۔ صلوٰۃ و سلام پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لدھے والا چیمہ

موضع لدھے والا چیمہ ضلع گوجرانوالہ میں انجمن حزب الرسول کا اجلاس ۲۶ اپریل کو منعقد ہوا جس میں حزب الرسول کی ضرورت اور مرکزی ہدایات کے عنوان سے مولانا صاحبزادہ سید مبارک علی شاہ صاحب النقوی نے تفصیلی اور مدلل بیان فرمایا کہ جہاں انفرادی طور پر ہر ایک کو حق کی آواز بلند کرنا ضروری ہے وہاں اجتماعی طور پر بھی اعلاء کلمۃ الحق ضروری ہے۔ اسلئے حزب الرسول کا وجود لازمی ہے۔ اسکے بعد بالاتفاق مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر :۔ صاحبزادہ سید مبارک علی شاہ صاحب مہتمم و خطیب جامع غوثیہ [illegible]۔

نائب صدر :۔ سید مظفر حسین شاہ صاحب بخاری سابق اسسٹنٹ انسپکٹر ممبر یونین کونسل۔

ناظم اعلیٰ :۔ ڈاکٹر سید محمود صاحب ایم بی بی ایس۔

سکرٹری :۔ چوہدری بشیر احمد صاحب ممبر یونین کونسل۔

خزانچی :۔ چوہدری محمد اسلم صاحب چیمہ۔

معاونین :۔ مولوی مبارک علی و دکاندار محمد اکرم، غلام محمد طالب علم، سید نیاز حسین شاہ صاحب، سید محمد حسین شاہ صاحب، مولوی نواب دین صاحب، سیٹھ نیاز دین صاحب، چوہدری محمد ابراہیم صاحب، محمد حنیف صاحب، محمد لطیف صاحب ملک، محمد بشیر صاحب ملک مرچنٹ وغیرہ وغیرہ۔

دعائے صحت

[illegible] جملہ قارئین سواد اعظم اہل سنت و جماعت دعائے صحت فرمائیں۔

دودھوچک

انتقام [illegible] انجمن اہل سنت و جماعت کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا جس میں خطیب پاکستان حضرت مولانا ابو الکلام صاحبزادہ سید محمد فیض الحسن شاہ صاحب سجادہ نشین آلو مہار شریف نے ایمان افروز تقریر فرمائی۔ بعد کو تبرک تقسیم کیا گیا۔ (نامہ نگار)

لائل پور

۲-مئی مطابق ۹ ربیع الاول ملکہ انوار میں پاک سنی تنظیم کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا جس میں حضرت ابو الکلام صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب سجادہ نشین آلو مہار شریف نے خصوصی طور پر پیر سید محمد حسین شاہ صاحب سندر گڑھ نے اسلام میں مقام ختم نبوت پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ مسیح ہو کر پاک سنی تنظیم کے چک نمبر ۲۲۴ کے معززین کی ایک تنظیم قائم میں جماعت کی تنظیم کمیٹی کا اعلان فرمایا، اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کیا۔

قائد :۔ جناب چوہدری برکت علی صاحب باجوہ سپیکر ممبر یونین کونسل۔

سرپرست :۔ جناب چوہدری غلام حسن صاحب باجوہ

صدر :۔ جناب چوہدری عبد الرزاق صاحب چیمہ چیئرمین یونین کونسل۔

نائب صدر :۔ جناب ماسٹر تاج محمد صاحب خطیب جامع مسجد

ناظم اعلیٰ :۔ جناب محمد اسمٰعیل صاحب قادری چشتی۔

نائب ناظم :۔ جناب ماسٹر غلام سرور صاحب قریشی

امین :۔ جناب محمد سلطان صاحب کاشمیری

ناظم نشر و اشاعت :۔ جناب محمد الیاس حسین شاہ صاحب تحصیلدار

نائب ناظم نشر :۔ جناب محمد مشتاق صاحب نقشبندی

سالار اعلیٰ :۔ جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ

نائب سالار :۔ جناب صوفی علم دین صاحب

محاسب :۔ جناب صوفی ریاض حسین صاحب باجوہ

انوار الاسلام فیروزہ

ایک عرصہ سے دین اسلام کی خدمت کر رہا ہے جس میں غریب، یتیم، مسافر طلباء حفظ قرآن و ناظرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ فی الحال ۵۰ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اور دو مدرس اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مدرسین کی تنخواہیں اور تمام طلباء کے اخراجات پوشاک و خوراک مدرسہ ہذا کے ذمہ ہیں۔ مدرسہ ہذا کی آمدنی بہت کم اور اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اس لیے مخیر حضرات سے پُر زور اپیل ہے کہ اپنی زکوٰۃ اور خیرات سے مدرسہ ہذا کی اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

دعا گو محمد فیروز الدین ناظم مدرسہ عربیہ رضویہ انوار الاسلام فیروزہ ضلع رحیم یار خان۔